جناب لفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ محمد اعظم اکوڑہ خٹک

قتیبہ بن مسلم
(فاتح چین و ترکستان)

عہد بنوامیہ میں خلیفہ ولید بن عبدالمالک کی خلافت کے زمانے میں تین نامور سپہ سالار اور فاتح سامنے آئے جنہوں نے اسلام کی عظمت کو پھیلانے اور رسول عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام یورپ ، چین اور برصغیر تک پہنچانے میں وہ کارنامے سرانجام دیئے جن کی مثال خلیفہ دوم حضرت عمرؓ فاروق کے عہد خلافت کی توسیع مملکت اور تبلیغ اسلام کے علاوہ کم ہی ملے گی ۔ یہ تینوں فاتح جن کے ذریعے اسلام کا نام شمالی افریقہ سے ہوتا ہوا سپین اور یورپ تک ۔ سنیٹرل ایشیاء کی ترک ریاستوں سے چین تک اور سندھ کی بندرگاہ دیبل کی فتح کے بعد ملتان تک پہنچا ۔ ولید بن عبدالملک کی وفات کے بعد اس کے بھائی سلیمان بن عبدالملک کے خلیفہ بن جانے کے بعد اس کے ہاتھوں ایک سے انجام کو پہنچے ۔ خلیفہ سلیمان اور تاریخ دونوں نے ان تینوں نامور جرنیلوں کے ساتھ وہ انصاف نہیں کیا جس کے وہ مستحق تھے ۔ خلافت میں تبدیلی کے بعد نوجوان فاتح محمد بن قاسم جو اپنی فتوحات ابھی تک پوری نہیں کرپایا تھا اور ملتان تک ہی پہنچا تھا کہ واپس بلالیا گیا اور حجاج بن یوسف کا بھتیجا ہونے کی جرم کی پاداش میں اس صالح نوجوان کو اذیتیں دیکر سزائے موت دیدی گئی ۔ فاتح اندلس موسیٰ بن نصیر کے ساتھ واپسی پر اس سے بھی زیادہ اندوہناک سلوک کیا گیا ۔ اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے بستر مرگ پر پڑے ہوئے خلیفہ ولید کی موت کے بعد دارالحکومت پہنچنے کی ان ہدایات پر عمل نہ کیا جو اسے سلیمان نے بھجوائی تھیں ۔ سلیمان چاہتا تھا کہ موسیٰ بن نصیر اس رفتار سے سفر کرے کہ اندلس کی بےکراں دولت اسکی تخت نشینی کے بعد دمشق پہنچے ۔ قتیبہ بن مسلم جو خراسان کا والی تھا ۔ خلافت میں تبدیلی کے فوراً بعد اس کے ماتحت ایک قبیلے بنو تمیم میں ایک سردار مقرر کردیا گیا ، جس نے والی خلافت بغاوت کردی ۔ قتیبہ اس معرکے میں مارا گیا اور اس کا سر قلم کرکے خلیفہ کو بھیج دیا گیا ۔ قتیبہ بن مسلم جس کا پورا نام قتیبہ بن مسلم ابوحفص الباہلی ہے ۔ سن ۴۹ ھجری (مطابق ۶۷۰ء) میں عربوں کے قبیلے الباہلی میں پیدا ہوا ۔ قتیبہ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں اسلامی تاریخ کچھ زیادہ مستند تفصیلات فراہم نہیں کرتی ۔ سوائے اس کے کہ جوانی میں قتیبہ عبدالرحمن بن محمد بن الاشعب کے خلاف لڑائی میں حجاج کی نظر میں آیا ۔ جس نے اس کی عسکری اور

انتظامی صلاحیتوں کو بھانپ لیا تھا ۔ حجاج بن یوسف اس زمانے میں مشرقی صوبوں کا گورنر تھا اور چاہتا تھا کہ ترکستان میں باغیوں کی روزروز کی بغاوتوں کا خاتمہ کرکے ان علاقوں کو مستقل طور پر مملکت اسلامیہ میں شامل کردیا جائے ۔ اسکی خواہش تھی کہ اگر یزید بن مہلب (جو سلیمان کے بہت قریب تھا) کو ہٹاکر قتیبہ بن مسلم کو خراسان کی ولایت دے دی جائی تو چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں کا قلع قمع جلد ہوسکے گا ۔ خلیفہ ولید نے حجاج کے مشورے سے قتیبہ کو خراسان کا والی مقرر کرکے یہ کام سونپا کہ وہ تمام علاقے اور چھوٹی ریاستیں جنہوں نے ابھی تک مکمل طور پر خلافت اسلامیہ کا تسلط قبول نہیں کیا تھا اور سرکوبی کی ہر مہم کے تھوڑے عرصے بعد بغاوت کا علم بلند کردیتی تھیں کو فتح کرکے مملکت اسلامی کے زیرنگیں لے آئے ۔ تاکہ ان یورشوں کا یکبارگی خاتمہ ہوسکے ۔

قتیبہ بن مسلم سن ۸۵ھ (۷۰۴ء) میں خراسان کا والی مقرر ہوکر مرو آیا تو اس کے سامنے اپنے فن سپہ گری کی قدرتی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے وسیع مواقع موجود تھے ۔ مختصر عرصے میں قتیبہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور سلطنت بنوامیہ کو اس قدر علاقے فتح کرکے دیئے کہ اس کا شمار امویوں کے عظیم ترین فاتح جرنیلوں میں ہونے لگا ۔ اپنے تقرر کے فوراً بعد قتیبہ نے ۸۶ھ میں پہلے ترکستان پر لشکر کشی کی مگر صفائیان پر حملے سے پہلے وہاں کے حاکم نے اطاعت قبول کرلی اور کثیر رقم اور تحفے تائف دے کر اپنے ہاں مہمان ٹھہرایا ۔ صغانیان کے بعد قتیبہ نے طغارستان کا رخ کیا ۔شومان اور کفیان کے حکمرانوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ صغانیان کے حاکم کی تقلید میں بغیر لڑے اطاعت قبول کرلیں ۔ ان فتوحات کے بعد قتیبہ اپنے بھائی صالح کو مفتوحہ علاقوں کا نگران مقرر کرکے واپس مرو آگیا ۔

۸۷ھ میں قتیبہ بخارا کی طرف متوجہ ہوا ۔ بادغیس کے حکمران نیزک نے کچھ مسلمانوں کو قید کررکھا تھا ۔ نیزک نے قتیبہ کا خط ملتے ہی قیدیوں کو چھوڑ دیا اور اس کے بعد ترکستان کے کچھ معرکوں میں قتیبہ کا مددگار رہا ۔ قتیبہ نے دریائے جیحون عبور کرکے بیکند کی طرف پیش قدمی کی مگر بیکند کے لوگوں نے پیشگی خبر پاکر آس پاس کی ریاستوں سے مدد طلب کی ۔ ان ریاستوں کی افواج نے آگے بڑھ کر قتیبہ کے سارے راستے روک لئے اور وہ تقریباً دو مہینے تک دشمن کی فوجوں کے نرغے میں رہا مگر آخرکار ان کو شکست دے کر بیکند کے شہر میں قلعہ بند ہونے پر مجبور کردیا ۔ محصورین شہر کچھ عرصہ بعد صلح کے طالب ہوئے ۔ صلح کی شرائط طے کرکے قتیبہ بیکند میں ایک مسلمان حاکم تعینات کرکے واپس مرو لوٹ گیا ۔ مگر وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ شہروالوں نے بغاوت کرکے حاکم اور اس کے عملے کو قتل کردیا ۔ یہ خبر ملتے ہی قتیبہ راستے سے واپس لوٹ آیا اور شہر کو دوبارہ فتح کرکے باغیوں کو تہ تیغ کردیا ۔ اس معرکے میں بے حساب دولت

مسلمانوں کے ہاتھ آئی ۔ سن ۸۸ ہجری میں قتیبہ بخارا پر پھر حملہ آور ہوا حملے کے دوران دو اور شہر نومشکت اور رامینہ فتح کرلئے ۔ ۸۹ھ میں محدود جنگیں ہوتی رہیں ۔ مگر عموماً بے نتیجہ رہیں ۔ ۹۰ھ میں قتیبہ بخارا پر تیسری بار حملہ آور ہوا ۔ اس بار بخارا والوں نے سخت مزاحمت کی بخارا کے بادشاہ نے ترکوں اور سغدوں سے امداد طلب کی لیکن مدد پہنچنے سے پہلے قتیبہ شہر کا محاصرہ کرچکا تھا ۔ ترکوں اور سغدوں کی امداد کی امید کی وجہ سے اہل بخارا کے حوصلے اس قدر بلند تھے کہ وہ شہر سے باہر نکلے اور شہر کے قریب ہی نہر عبور کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوگئے اور پہلے حملے میں اسلامی لشکر کو دھکیلتے ہوئے پیچھے لے گئے ۔ اسی اثناء میں اسلامی لشکر کا ایک دستہ بخارا پر نئے انداز سے حملہ آور ہوا اور نعرہ تکبیر کی صداؤں میں دشمن کے قلب پر اس زور شور سے حملہ کیا کہ ترک اور سغدوں کے پاؤں اکھڑ گئے ۔ ترک اور سغد دونوں نہایت بہادری اور بے جگری سے لڑے ۔ مگر شکست کھائی ۔ بخارا پر اسلامی پرچم لہرا دیا گیا ۔ بادغیس کا حکمران نیزک جس نے کبھی بنی تمیم کے مسلمانوں کو قیدی بنالیا تھا اور مسلمانوں کو آزاد کر کے صلح کا طالب ہوا تھا ۔ قتیبہ کا معاون اور مددگار بن گیا ۔ اس دوران مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور مسلسل فتوحات کے باعث وہ اپنے دل میں قتیبہ کی طرف سے خوفزدہ رہنے لگا تھا ۔ ایک روز قتیبہ سے اجازت لےکر وہ طخارستان چلاگیا اور وہاں اس نے بلخ ، مردالزود ، طالقان ، فاریاب ، جوزجان وغیرہ کے حاکموں کو ساتھ ملاکر بغاوت کا علم بلند کردیا ۔ اس وقت موسم سرما شروع ہونے والا تھا ۔ قتیبہ نے اپنے بھائی عبدالرحمن کو بلخ پر قبضہ کرنے کیلئے طخارستان بھیجا اور خود دوسرے باغی فرمان رواؤں کی طرف بڑھا اور ایک خونریز معرکے کے بعد طالقان فتح کرلیا ۔ اس کے بعد قتیبہ فاریاب کی طرف متوجہ ہوا ۔ ہجری سن ۹۱ شروع ہوچکا تھا اور فاریاب کے بعد جوزجان اور چھوٹی چھوٹی دوسری ریاستیں یکے بعد دیگرے قتیبہ کے آگے سر انداز ہوتی رہیں ۔ اور قتیبہ وہاں اپنا تسلط قائم کر کے آگے بڑھتا رہا ۔ نیزک بھاگ کر فرغانہ پہنچ گیا اور قلعہ الکزر میں حصار بند ہوگیا ۔ قتیبہ نے دو ماہ تک محاصرہ کرنے کے بعد اسے گرفتار کر کے اس کے ساتھیوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا ۔ اسی سال قتیبہ نے شومان فتح کیا جس کے فرمان روا نے مسلمانوں کو نکال دیا تھا اور طاقت کے گھمنڈ میں دو میں سے ایک قاصد کو قتل کردیا تھا جو قتیبہ نے بغاوت سے باز آنے کا پیغام دے کر بھیجے تھے ۔ شومان کے بعد قتیبہ نے کش اور نسف فتح کئے جہاں کے باشندوں نے شومان کے باغیوں کی مدد کی تھی ۔

۹۳ھ میں خوارزم نے اپنے بھائی خرزاد کے ہاتھوں مجبور ہوکر ازخود قتیبہ کی مدد چاہی جو اپنے کمزور بھائی خوارزم شاہ کو بے بس کر کے امور سلطنت پر قابض ہوگیا تھا ۔ رعایا اس کے مظالم سے تنگ تھی ۔ قتیبہ نے فوج کشی کر کے خرزاد کو قتل کردیا اور سلطنت خوارزم کے حوالے کردی ۔ جس نے حسب وعدہ اطاعت قبول کر کے بہت سا مال و دولت بطور نذرانہ قتیبہ کی خدمت میں پیش کیا ۔ اسی سال قتیبہ سمرقند کو

بھی فتح کرنے نکلا کیونکہ سمرقندوالوں نے ترکستان کی جنگوں میں مسلمانوں کے خلاف ان کے دشمنوں کی مدد کی تھی۔ اہل سمرقند جو سغدی تھے قتیبہ کے حملے کی تاب نہ لاکر شہر کے اندر قلعہ بند ہوگئے۔ قتیبہ نے ایک ماہ تک محاصرہ جاری رکھا۔ سغدیوں نے تنگ آکر شاش اور فرغانہ کے حکمرانوں کے پاس پیغامات بھجوائے کہ ہماری حفاظت کو اپنی حفاظت سمجھ کر مدد کرو ورنہ کل یہ دن تمھیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ قتیبہ کی فتوحات کو ترکستان کے تمام فرمان روا خوف وخطر کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔ اس لئے تمام حکمران سغدیوں کی مدد کیلئے تیار ہوگئے۔ ان حکمرانوں نے باہم مشورہ کیا اور آخر سب نے مل کر ایک زبردست لشکر تیار کیا اور اسے خاقان چین کے بیٹے کی سرکردگی میں قتیبہ پر حملہ کرنے کیلئے روانہ کیا۔ قتیبہ کو اس کی خبر ہوگئی تھی اور اس نے اپنے بھائی صالح کو چند سو منتخب جان نثاروں کے ساتھ اس فوج کا دستہ روکنے کیلئے بھیجا۔ صالح نے اپنے لشکر سے خنیس اور نصر کی کمان میں دو دستے شاہراہ کے دائیں بائیں کمین گاہوں میں چھپادیئے تھے۔ رات گئے جیسے ہی دشمن کی فوج ادھر پہنچی صالح نے اس پر حملہ کرکے اسے روک دیا۔ اتنے میں خنیس، خنیس اور نصر کے دستے کمین گاہوں سے نکل کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ خاقان چین کے بیٹے نے بڑی جرات اور بہادری سے مقابلہ کیا لیکن آخر کار شکست کھائی۔ اس جنگ میں دشمن نے بھاری نقصان اٹھایا اور بہت سا قیمتی اسلحہ اور سازوسامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس شکست کی خبر سغدیوں کو پہنچی تو ان کی ہمتیں اور زیادہ پست ہوگئیں۔ اب ان کیلئے کوئی سہارا باقی نہ رہا تھا۔ قتیبہ نے محاصرہ اور زیادہ سخت کردیا۔ تاہم اہل سمرقند نے پھر بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لیکن ان کے لئے مصالحت کے سوا کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں رہ گیا تھا اہل سمرقند نے ہتھیار ڈال دیئے اور قتیبہ کی حسب ذیل شرائط پر صلح منظور کرلی:۔ (ا) اہل سمرقند ۱۲ لاکھ خراج دیا کریں گے۔ (ب) اس سال تیس ہزار سوار دیں گے۔ (ج) مسلمان شہر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوں گے اور ان کے داخلے کے وقت مسلح نفری ہٹالی جائے گی۔ (د) مسلمان سمرقند میں مسجد بناکر نماز پڑھیں گے اور خطبہ دیں گے۔ ان شرائط کے مطابق مسلمانوں نے شہر میں داخل ہوکر مسجد تعمیر کی اور خطبہ دیا جس میں اعلان کیا گیا کہ فاتح افواج صلح کی رقم کے علاوہ کسی اور چیز کو ہاتھ نہیں لگائیں گی۔ اہل سمرقند بت پرست تھے۔ قتیبہ نے ان کے بتوں کو آگ لگادی۔ بہت سے سغدی قتیبہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ شاش اور فرغانہ کے فرمان رواؤں نے اہل سمرقند کی مدد کی تھی۔ ۹۴ھ میں قتیبہ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی قتیبہ نے اہل خوارزم کش اور نسف کی فوج پر مشتمل لشکر بھیج کر شاش پر قبضہ کیا اور خود فرغانہ کے دارالسلطنت کا شان کو فتح کرتے ہوئے چین کی سرحدوں تک آن پہنچا۔ اس فتح کے تھوڑے ہی عرصے بعد قتیبہ کو حجاج کے مرنے کی خبر ملی اور وہ مرو لوٹ آیا۔ حجاج کی موت نے قتیبہ کو پریشان اور فکر مند کردیا تھا۔ کیونکہ حجاج بن یوسف اس کا مربی اور ہمدرد

تھا اور ہر مشکل میں وہ اپنے جرنیلوں کے کام آتا تھا۔ قتیبہ کی یہ پریشانی خلیفہ ولید کے خط نے دور کردی۔ خلیفہ نے لکھا تھا:

"امیرالمؤمنین تمھاری محنت، اسلام کی خدمت اور دشمنوں کے مقابلے میں تمھاری جرات و شجاعت سے واقف ہیں۔ وہ تمھیں ایسا مرتبہ عطا کریں گے جو تمھاری شان کے مطابق ہوگا۔ اب جنگوں کو پورا کرو اور رحمت خداوندی کے متوقع رہو"۔ حجاج کی موت نے جہاں قتیبہ کو پریشان کردیا تھا وہاں اس خط نے قتیبہ کو ذہنی طور پر بحال کردیا۔ ۹۶ھ میں قتیبہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ چین پر فوج کشی کی تیاریاں شروع کردیں۔ اس نے حفاظت کے خیال سے مجاہدین کے اہل وعیال کو سمرقند منتقل کردیا اور فرغانہ سے ہوتا ہوا کاشغر فتح کیا اور پھر وہاں سے چین کی سرحدوں کے اندر تک بڑھتا چلا گیا۔ خاقان چین مسلمانوں کی فتوحات سے باخبر تھا۔ اس نے قتیبہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا ایک وفد میرے پاس بھیجواؤ تاکہ ان سے گفتگو کرکے تمھارے مقاصد کا علم ہوسکے۔ قتیبہ نے ہبیرہ بن شرح کے ساتھ دس فصیح اللسان دانش مندوں کو روانہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ خاقان چین کو بتلادیں "کہ میں (قتیبہ) نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تمھاری زمین کو اپنے پیروں تلے پامال کرکے خراج وصول نہ کرلوں واپس نہیں جاؤں گا" خاقان چین سے ملاقاتوں کے دوران جب اسکی دھمکیاں ہبیرہ اور اس کے وفد پر اثرانداز نہ ہوئیں تو اس نے ترکستان کی ریاستوں کے حشر کی مثال سامنے رکھتے ہوئے اسلامی لشکر سے خواہ مخواہ الجھنے کا راستہ ترک کرکے اطاعت قبول کرنے پر راضی ہوگیا اور جزیہ اور بہت سے قیمتی تحائف دے کر وفد کو قتیبہ کے پاس واپس بھیجوا دیا۔ قتیبہ کا مقصد چین کو فتح کرنا نہیں بلکہ خاقان چین کے خطرہ کی پیش بندی کرنا تھا۔ اس لئے قتیبہ نے خاقان کے مصالحانہ رویہ پر جزیہ قبول کرکے فوج کشی کا ارادہ ترک کردیا اور واپس لوٹ آیا اس مہم کے کچھ عرصہ بعد ۱۷ جولائی ۷۱۴ء بمطابق جمادی الثانی ۹۶ھ ولید بن عبدالملک وفات پاگیا۔ اس کی جگہ سلیمان بن عبدالملک جو اس کا چھوٹا بھائی تھا تخت نشین ہوا۔ ولید نے ایک بار اپنے بھائی سلیمان کی بجائے اپنے بیٹے عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس معاملہ میں حجاج بن یوسف اور قتیبہ بن مسلم نے خلیفہ کی حمایت کی تھی۔ اس لئے سلیمان ان دونوں ہی کے سخت خلاف تھا۔ سلیمان میں دوسری خوبیوں کے علاوہ انتقام کا جذبہ بہت زیادہ تھا چنانچہ جن لوگوں سے ولی عہدی کے زمانہ میں اس کو کسی قسم کی شکایت تھی۔ ان کا انجام اچھا نہ ہوا۔ ان میں بڑے بڑے فاتحین جن میں موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم اور قتیبہ بن مسلم جیسے لوگ شامل تھے۔ بے دردی سے قتل کردیئے گئے۔ سلیمان بن عبدالملک نے خلیفہ بننے کے ساتھ ہی حجاج کے زمانہ کے حکام کی داروگیر شروع کی تو قتیبہ کو اس کی جانب سے خوف پیدا ہوگیا۔ چنانچہ اس نے پہلے سلیمان کو کئی خط لکھے جس میں اپنی وفاداری کا یقین دلایا اور اپنی فتوحات اور خدشات

کی تفصیل لکھ کر آخر میں دھمکی دی کہ اگر خلیفہ نے قتیبہ کو معزول کر کے یزید بن مہلب کو خراسان کا والی مقرر کیا تو وہ بغاوت کردے گا۔ یزید بن مہلب خلیفہ کے جتنا قریب تھا وہ قتیبہ کو انتہائی ناپسند تھا۔ کچھ تو ان دنوں قتیبہ کو معزول کرنے کی افواہیں زوروں پر تھیں اور کچھ قتیبہ کو خلیفہ سے بدگمانی اس قدر زیادہ تھی اور اسے یقین ہوگیا تھا کہ سلیمان اس کی ولید سے وفاداری کی سزا اسے کسی وقت دے کر اس کے خون سے ہاتھ رنگ سکتا ہے۔ قتیبہ نے بیعت فسخ کر کے بغاوت کا علم بلند کردیا۔ قبیلہ بنو تمیم اپنے سردار وکیع کی سربراہی میں خلیفہ کی طرف سے قتیبہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور ہزاروں عجمیوں کو ساتھ ملاکر قتیبہ کے مقابلے میں آگیا۔ یہ واقعہ ذوالحجہ ۹۶ھ کا ہے۔ دونوں میں سخت خونریز جنگ ہوئی اور قتیبہ اپنے بھائیوں اور بیٹوں سمیت مارا گیا۔ قتیبہ کا سر قلم کر کے سلیمان کے پاس بھیجوا دیا گیا۔ قتیبہ کے قتل کے بعد سلیمان نے جیسے کہ متوقع تھا یزید بن مہلب کو خراسان کا والی مقرر کردیا۔ قتیبہ بن مسلم اپنے انجام سے قطع نظر ایک ایسا عظیم فاتح ایک ایسا زیرک سپہ سالار تھا جس کے ہاتھوں سلطنت اسلامیہ کی سرحدیں چین تک وسعت پزیر ہوئیں۔ ترکستان میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ بے جگری سے لڑنے والے بہادر اور غیور ترکوں نے مشرف بہ اسلام ہوکر آنے والے وقتوں میں اسلام کے لئے علم و آگہی کے وہ سرچشمے جاری کئے جن کا فیض آج تک جاری ہے۔ بلخ بخارا، سمرقند، تاشقند، کاشغر، صغانیان، شومان اور خوارزم کے علاوہ بے شمار چھوٹے چھوٹے جنگجو قبائل پر مشتمل ریاستوں کو مسلمان بنانے اور خلافت اسلامیہ کا مطیع بنانے والا قتیبہ بن مسلم تھا۔ خاقان چین جس کے غرور کی کوئی حد نہ تھی قتیبہ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوا۔ قتیبہ بن مسلم کی فتوحات صرف لشکر کشی اور جدال وقتال کی کہانیاں نہیں۔ اسکی زیادہ تر کامیابیاں اسکی انتظامی صلاحیت اس کی سیاسی بصیرت اور اسکے فہم وفراست کی منہ بولتی مثالیں ہیں۔ اس نے طاقت صرف وہاں استعمال کی جہاں اسکی اشد ضرورت تھی یا جہاں اطاعت قبول کروانے کا دوسرا کوئی راستہ نکلتا نظر نہ آیا۔ قتیبہ نے بلاوجہ طاقت کے استعمال سے حتی الوسع گریز کیا۔ قتیبہ کے قتل پر ایک خراسانی نے اپنے ایک عرب دوست سے کہا تھا "تم لوگوں نے قتیبہ بن مسلم کی یہ عزت کی ہے کہ اسے قتل کردیا۔ اگر یہ شخص ہمارے ملک میں ہوتا تو ہم اسے تابوت میں محفوظ کرلیتے اور اسکی برکت سے لڑائیوں میں فتح پاتے"

(اس مضمون کی ترتیب وتدوین میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا)

(۱)۔ تاریخ اسلام عہد بنوامیہ شاہ معین احمد ندوی (۲) اردو دائرہ معارف اسلامیہ (۳) الیعقوبی ص: ۳۲۰، ۳۴۲، ۳۴۶، ۳۵۴ اور بعد مبطوعہ HOUTSMA (۴). البلاذری صفحہ: ۴۱۹ تا ۴۲۶ مطبوعہ DEGOEJE

(۵). المسعودی مروج صفحہ: ۳۲۰ تا ۳۲۳ مطبوعہ PARIS